ان (بارہ مہینوں) میں سے چار حرمت والے مہینے ہیں۔ (التوبۃ، آیت نمبر:36)

محرم الحرام

محمد داود الرحمن علی

dawoodrehman.blogspot.com
@DawoodUrRehman
MuhmmadDawoodUrRehmanAli
muhmmaddawoodurrehmanali
dawood759

القاسم دار الکتب

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

فضائل محرم الحرام

مرتب

محمد داؤد الرحمن علی

شائع کردہ: القاسم دار الکتب

dawoodrehman.blogspot.com

﴿جملہ حقوق محفوظ ہیں﴾

کتاب: فضائل محرم الحرام
مرتب: محمد داؤد الرحمن علی
ضبط و ترتیب: محمد داؤد الرحمن علی
باہتمام: القاسم دار الکتب
ویب سائٹ: dawoodrehman.blogspot.com

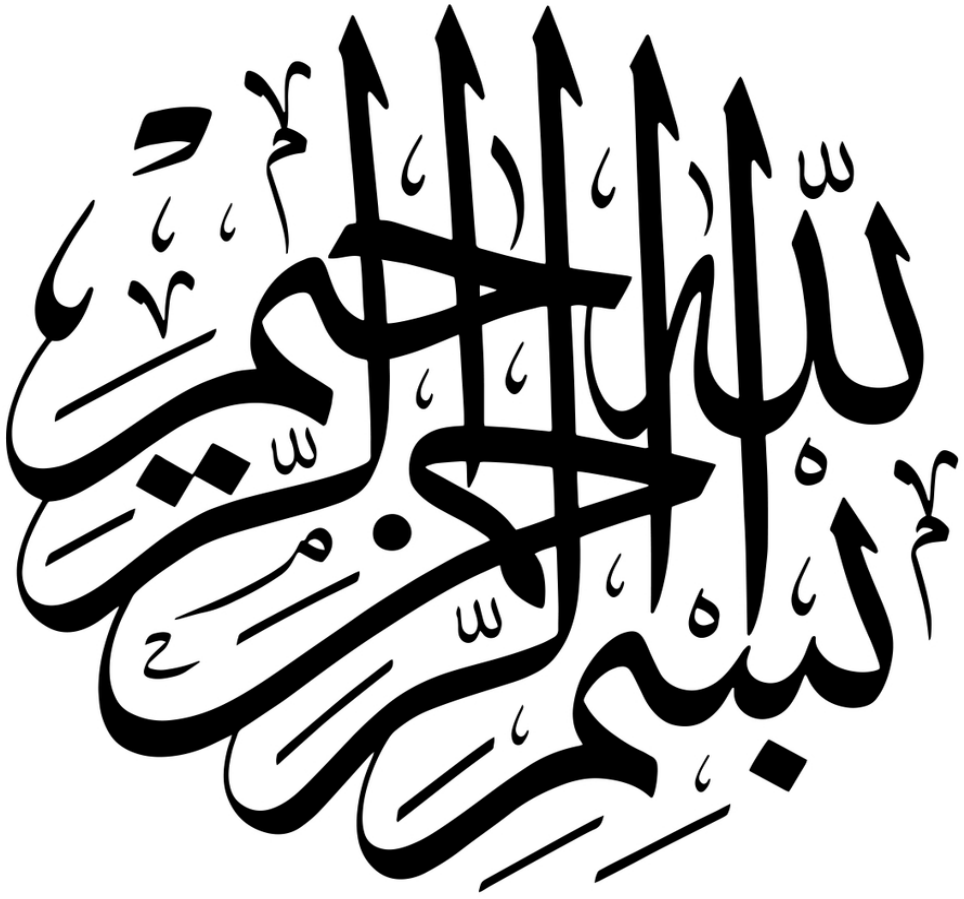
بسم الله الرحمن الرحيم

﴿فہرست مضامین﴾

فضائل محرم الحرام..... 6
محرم کی وجہ تسمیہ:..... 6
محرم الحرام کی فضیلت:..... 6
محرم چار عظمت والے مہینوں میں سے ہے:..... 7
محرم کا مہینہ اشہر حرم میں افضل مہینہ ہے:..... 7
ماہ محرم میں عبادت کی فضیلت اور برے اعمال اور گناہ کی شدت:..... 8
عاشورا کی فضیلت:..... 9
یوم عاشور سے وابستہ تاریخ:..... 9
یوم عاشوراء کے روزہ کا حکم:..... 10
رمضان کے بعد افضل ترین روزہ:..... 10
روزہ کی تین شکلیں:..... 10
یوم عاشورہ کو اپنے گھر والوں پر فراخی کی فضیلت:..... 11
اہل وعیال پر وسعت سے متعلق روایت کا ثبوت:..... 11
تجربہ سے ثبوت:..... 12
کیا محرم کی فضیلت شہادت حسین رضی اللہ عنہ کی وجہ سے ہے؟..... 12
محرم میں شادی کرنے کا حکم:..... 13
ماتم اور نوحہ کرنے کا حکم:..... 14
مجالس میں شرکت کا حکم:..... 14
سیاہ لباس پہننا:..... 15
دسویں محرم کو کھچڑا، حلیم وغیرہ پکانا:..... 15
پانی یا شربت کی سبیل لگانا:..... 16
محرم کے مہینے میں خصوصاً نویں، دسویں، گیارہویں تاریخ کو ایصال ثواب کے لیے کھانا پکانا:..... 16

فضائل محرم الحرام

ماہ محرم الحرام اسلامی سال کا پہلا قمری مہینہ ہے۔

محرم کی وجہ تسمیہ:

اس مہینے کو عربی میں **''المُحرّم''** کہا جاتا ہے، محرم کا لفظ حرمت سے نکلا ہے، حرمت کے لفظی معنی **''عظمت واحترام''** کے ہیں۔ عرب اس مہینے میں جنگ وجدال کو حرام سمجھتے تھے، اس لیے اس مہینے کا نام **''محرم''** رکھا گیا ہے۔[1]

محرم کو محرم اس کی عظمت اور حرمت کی وجہ سے کہا جاتا ہے، کیونکہ یہ **''اشہر حرم''** میں سے ہے۔ علامہ سخاویؒ کے مطابق زمانہ جاہلیت میں عرب اس مہینے کے ساتھ کھلواڑ کرتے تھے، کبھی لڑائی کے لیے حرام کر لیتے تھے اور کبھی حلال کر لیتے، اس لیے اس مہینے میں لڑائی کے حرام ہونے کی تاکید کے لیے اس کو **''محرّم''** کہا گیا ہے۔[2]

محرم الحرام کی فضیلت:

اسلام سے قبل بھی یہ مہینہ قابل احترام تھا اور اہل مکہ اسی مہینے سے نئے سال کا آغاز کرتے تھے۔ امیر المؤمنین سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جب اسلامی تاریخ کا مسئلہ زیر بحث آیا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنھم اجمعین کے اتفاق رائے سے **''محرم''** کو اسلامی سال کا پہلا مہینہ قرار دیا گیا۔[3]

بعض روایات سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اسلامی سن ہجری کا آغاز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے آپ کی زندگی ہی میں ہو گیا تھا، لیکن سرکاری مراسلات میں اس کا باقاعدگی سے اندراج حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ہوا، علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے اسی کو راجح قرار دیا ہے۔[4]

---

[1] المطلع على ألفاظ المقنع: ص: ۱۹۱، ط: مكتبة السوادي

[2] تفسیر ابن کثیر: ۱۴۶/۴، ط: دار طيبة

[3] المفصل في تاريخ العرب قبل الإسلام للدكتور جواد علي: ۱۲۱/۱۶، ط: دار الساقي

[4] كذا في الشمارخ في علم التاريخ للسيوطي: ص: ۱۱-۱۲، ط: مكتبة الآداب

محرم چار عظمت والے مہینوں میں سے ہے:

محرم کا مہینہ ان چار مہینوں میں سے ہے، جن کو اللہ تعالی نے **''اشہُر حُرُم''** یعنی حرمت والے مہینے قرار دیا ہے۔

سورۃ توبہ میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مہینوں کی تعداد بارہ مہینے ہے۔ جو اللہ کی کتاب (یعنی لوح محفوظ) کے مطابق اس دن سے نافذ چلی آتی ہے، جس دن اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا۔ ان (بارہ مہینوں) میں سے چار حرمت والے مہینے ہیں۔[5]

محرم کا مہینہ اشہر حرم میں افضل مہینہ ہے:

امام نسائیؒ نے اس ماہِ مبارک کی فضیلت پر یہ روایت نقل فرمائی ہے:

'' عن أبي ذرؓ قال: سألتُ النبي ﷺ أيُ اليل خير؟ و أي الأشهر أفضل؟ فقال: خير اليل جوفه، وأفضل الأشهر شهر الله الذي تدعونه المحرم۔''

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: رات کا کونسا حصہ بہتر ہے؟ اور کونسا مہینہ افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کا درمیانی حصہ بہتر ہے، اور مہینوں میں افضل مہینہ اللہ کا مہینہ ہے، جس کو تم محرم کہتے ہو، لیکن ماہِ رمضان اس سے مستثنیٰ ہے۔''[6]

حضرت حسن بصریؒ اور متاخرین علماء کے نزدیک محرم کا مہینہ حرمت والے مہینوں (ذیقعدہ، ذی الحجہ، محرم اور رجب) میں سے سب سے افضل مہینہ ہے۔

---

[5] التوبۃ، آیت نمبر: ۳۶

[6] خصوصیاتِ ماہِ محرم الحرام

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ :

''اللہ تعالی نے اسلامی سال کی ابتداء بھی **''اشھر حرم''** سے کی اور اختتام بھی **''اشھر حرم''** پر کیا، سال بھر کے مہینوں میں رمضان کے بعد اللہ تعالی کے نزدیک افضل ترین مہینہ محرم ہی کا ہے، اس کی شدت حرمت کی وجہ سے" اس کو **''شھر اللہ الاصم''** (اللہ تعالی کا بہرا مہینہ) کہا گیا ہے۔[7]

ماہ محرم میں عبادت کی فضیلت اور برے اعمال اور گناہ کی شدت:

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''حرمت کے مہینوں میں نیک کام کرنے کا ثواب بہت بڑا ہے، لہٰذا ان میں گناہ کرنے کا عذاب بھی بہت بڑا ہے، اگرچہ گناہ ہر زمانہ میں (برائی کے لحاظ سے) بڑا ہوتا ہے۔''[8]

امام ابو بکر جصاصؒ نے لکھا ہے:

''ان بابرکت مہینوں میں جو شخص عبادت کرتا ہے، اس کو دوسرے مہینوں میں بھی عبادت کی توفیق ہو جاتی ہے، اور جو شخص ان مہینوں میں گناہوں سے بچنے کی کوشش کرے گا، تو اس کے لیے سال کے باقی مہینے بھی گناہوں سے بچنا آسان ہو جاتا ہے''۔[9]

مفتی محمد شفیع عثمانی صاحبؒ لکھتے ہیں کہ :

''تمام انبیاء کی شریعتیں اس پر متفق ہیں کہ ان چار مہینوں میں عبادت کا ثواب زیادہ ہوتا ہے اور ان میں کوئی گناہ کرے تو اس کا وبال وعذاب بھی زیادہ ہوتا ہے۔''[10]

---

[7] لطائف المعارف لابن رجب: ص: ۷۸، ط: دار ابن کثیر، بیروت

[8] مظہری

[9] احکام القرآن: ۳۰۸/۴، ط: دار إحیاء التراث العربي

[10] معارف القرآن: ۳۷۲/۴، ط: ادارۃ المعارف

عاشوراکی فضیلت:

یوم عاشوراء زمانۂ جاہلیت میں قریشِ مکہ کے نزدیک بڑا محترم دن تھا، اسی دن خانۂ کعبہ پر نیا غلاف ڈالا جاتا تھا اور قریش اس دن روزہ رکھتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس دن کی متعدد فضیلتیں وارد ہوئی ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ما رأیتُ النبیَّ صلی اللہ علیہ وسلم یَتَحَرّیٰ صیامَ یومٍ فضَّلَہ علی غیرِہ الّا ھذا الیومَ یومَ عاشوراءَ وھذا الشھرَ یعنی شھرَ رَمَضَان [11]

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی فضیلت والے دن کے روزہ کا اہتمام بہت زیادہ کرتے نہیں دیکھا، سوائے اس دن یعنی یومِ عاشوراء کے اور سوائے اس ماہ یعنی ماہِ رمضان المبارک کے۔

مطلب یہ ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آپ کے طرزِ عمل سے یہی سمجھا کہ نفل روزوں میں جس قدر اہتمام آپ یومِ عاشورہ کے روزہ کا کرتے تھے، اتنا کسی دوسرے نفلی روزہ کا نہیں کرتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے۔ (دوسرے سال) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو دیکھا کہ وہ عاشوراء کے دن روزہ رکھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اس کا سبب معلوم کیا، تو انہوں نے بتایا کہ یہ ایک اچھا دن ہے۔ اسی دن اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن (فرعون) سے نجات دلائی تھی، اس لیے موسیٰ علیہ السلام نے اس دن کا روزہ رکھا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر موسیٰ علیہ السلام کی (خوشی میں شریک ہونے میں) ہم تم سے زیادہ مستحق ہیں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھا اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی اس کا حکم دیا۔ [12]

یوم عاشور سے وابستہ تاریخ:

حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش اس دن ہوئی، حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جبلِ جودی پر اس دن ہی آٹھہری، حضرت یونس علیہ السلام اسی دن مچھلی کے پیٹ سے باہر آئے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ سے خلاصی ملی وہ یہی دن تھا، حضرت یعقوب علیہ السلام کی ملاقات حضرت یوسف علیہ السلام سے اسی دن ہوئی، اور حضرت یوسف علیہ السلام تختِ خلافت پر دس محرم ہی کو متمکن ہوئے، حضرت

---

[11] بخاری شریف ۲۶۸/۱، مسلم شریف ۳۶۱/۱، ۳۶۰

[12] صحیح البخاري: رقم الحدیث: ۲۰۰۴/ صحیح مسلم: رقم الحدیث: ۲۵۲۶

موسیٰ علیہ السلام نے اسی دن اپنی قوم سمیت فرعون سے نجات پائی، اور اسی دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے، اسی دن حضرت سلیمان علیہ السلام کو آزمائش کے بعد بادشاہت ملی، اور حضرت ایوب علیہ السلام کو بھی بعد امتحان شفا اسی روز ملی، یہی وہ دن ہے جس میں حضرت ادریس علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اُٹھالیا گیا، اور یہی وہ دن ہے جس میں جگر گوشۂ رسول حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے باطل سے ٹکرا کر جامِ شہادت گلے لگایا، اسی دن اس کائنات کی بساط لپیٹ کر قیامت برپا کر دی جائے گی۔[13]

یوم عاشوراء کے روزہ کا حکم:

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ "تم نویں اور دسویں تاریخ کا روزہ رکھو اور یہود کی مخالفت کرو۔"[14]

فقہائے کرام نے لکھا ہے کہ جو شخص محرم کی دسویں تاریخ کو روزہ رکھے، تو مستحب یہ ہے کہ وہ اس کے ساتھ ایک روزہ اور بھی رکھے، چاہے نو محرم کا روزہ ہو یا گیارہ کا۔[15]

رمضان کے بعد افضل ترین روزہ:

مسلم شریف میں روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے عاشورہ کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی دن کو افضل جان کر روزہ رکھا ہو، سوائے عاشورہ کے، اور نہ ہی کسی مہینے کا سوائے رمضان کے۔ یعنی دنوں میں عاشورہ اور مہینوں میں رمضان کو افضل مانتے تھے۔[16]

روزہ کی تین شکلیں:

محدث العصر علامہ محمد یوسف بنوریؒ نے لکھتے ہیں کہ عاشوراء کے روزہ کی تین شکلیں ہیں:

(۱) نویں، دسویں اور گیارہویں تینوں کا روزہ رکھا جائے۔

(۲) نویں اور دسویں یا دسویں اور گیارہویں کا روزہ رکھا جائے۔

---

13 فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، بحوالہ خصوصیات ماہ محرم الحرام ویوم عاشوراء، ومعارف القرآن، ملخصاً

14 سنن الترمذي، ۳/۱۲۰

15 بدائع الصنائع: ۲/۷۹، ط: دار الکتب العلمیۃ، بیروت / رد المحتار: ۲/۳۷۵، ط: دار الفکر، بیروت

16 لطائف المعارف لابن رجب: ط: دار ابن کثیر / فیض القدیر للمناوي: ۴/۲۱۵، ط: المکتبۃ التجاریۃ الکبری، مصر

(۳) صرف دسویں تاریخ کا روزہ رکھا جائے۔

ان میں پہلی شکل سب سے افضل ہے، اور دوسری شکل کا درجہ اس سے کم ہے، اور تیسری شکل کا درجہ سب سے کم ہے۔[17]

حضرت سید علامہ انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں کہ تیسری شکل کا درجہ جو سب سے کم ہے اسی کو فقہاء نے کراہت سے تعبیر کر دیا ہے، ورنہ جس روزہ کو آپ نے رکھا ہو اور آئندہ نویں کا روزہ رکھنے کی صرف تمنا کی ہو اس کو کیسے مکروہ کہا جا سکتا ہے۔[18]

یوم عاشورہ کو اپنے گھر والوں پر فراخی کی فضیلت:

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال پر کھانے پینے کے سلسلے میں فراخی اور وسعت کرے گا تو اللہ تعالیٰ پورے سال اس کے رزق میں وسعت عطا فرمائیں گے۔"[19]

اہل وعیال پر وسعت سے متعلق روایت کا ثبوت:

عاشورہ کے دن وسعت والی راویت پانچ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم (حضرت جابرؓ، حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ، حضرت ابو سعید خدریؓ، حضرت ابو ہریرہؓ) سے مرفوعا اور حضرت عمرؓ سے موقوفا، اور ایک تابعی کی روایت سے مرسلا منقول ہے۔ اور یہ روایات **شعب الایمان للبیھقی**[20]، اور **الاستذکار لابن عبد البر**[21] اور **التوسعة علی العیال لأبي زرعة**[22] میں وارد ہیں۔

بعض علمائے حدیث نے اس حدیث کی تمام اسانید وطرق پر جرح کرتے ہوئے اسے باطل یا موضوع (من گھڑت) کہا ہے، لیکن جمہور محدثین کرام نے اس کو معتبر مانا ہے اور اسے قابل عمل قرار دیا ہے۔

چنانچہ امام بیہقیؒ شعب الایمان میں تمام احادیث نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

---

17 معارف السنن لمحدث العصر یوسف البنوري: ۵/۴۳۷، ط: مجلس الدعوة والتحقیق الإسلامی۔

18 معارف السنن ۵/۴۳۴

19 شعب الإیمان: ۵/۳۳۳، ط: مکتبة الرشد، ریاض

20 شعب الایمان للبیھقي: ۵/۳۳۱ إلی ۳۳۴، ط: مکتبة الرشد

21 الاستذکار لابن عبد البر: ۳/۳۳۱، ط: دار الکتب العلمیة، بیروت

22 التوسعة علی العیال لأبي زرعة، لأبي الفضل زین الدین العراقي: ص: ۱۶، ط: مخطوط نُشر في برنامج جوامع الکلم المجاني التابع لموقع الشبکة الإسلامیة

یہ تمام روایات اگرچہ ضعیف ہیں، لیکن چوں کہ ایک دوسرے کی تائید کرتی ہیں، اس لیے مجموعی اعتبار سے ان میں قوت آجاتی ہے۔[23]

علامہ ابوالفضل عراقیؒ، علامہ سخاویؒ، علامہ سیوطیؒ، علامہ ابن العراق کنانیؒ، علامہ طاہر پٹنیؒ، ملا علی قاریؒ، امام عجلونیؒ اور علامہ عبدالحی لکھنویؒ نے اس حدیث کو معتبر اور قابل عمل قرار دیا ہے۔[24]

محدثین کرام کے علاوہ چاروں فقہائے کرام کے مسلک کی کتب سے بھی عاشورہ کے دن اہل وعیال پر وسعت کا ثبوت ملتا ہے۔[25]

تجربہ سے ثبوت:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور امام یحیی بن سعید اپنا تجربہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ہم نے اس حدیث کا عملی تجربہ کیا تو ایسے ہی پایا۔[26]

سفیان بن عیینہ کہتے ہیں:

"ہم نے پچاس، ساٹھ سال اس حدیث کا عملی تجربہ کیا، تو اسے صحیح پایا۔[27]

ابراہیم بن منتشر کہتے ہیں کہ:

ہم نے ساٹھ سال اس حدیث کا عملی تجربہ کیا، تو اسے صحیح پایا۔[28]

کیا محرم کی فضیلت شہادت حسین رضی اللہ عنہ کی وجہ سے ہے؟

بہت سے لوگوں کا خیال یہ ہے کہ ماہِ محرم یا دس محرم کو فضیلت حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور شہدائے کربلا کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے، یہ بات کئی وجوہات کی بناء پر سراسر باطل اور غلط ہے۔

---

23 شعب الایمان للبیہقي: ۵/۳۳۳، ط: مکتبۃ الرشد

24 المقاصد الحسنۃ للسخاوي: ۱/۶۷۵، ط: دار الکتاب العربي/ جامع الأحادیث للسیوطي: ۶۱/۴۹۴/ الشریعۃ المرفوعۃ عن الأخبار الشنیعۃ الموضوعۃ لابن عراق الکناني: ۲/۱۵۷، ط: دار الکتب العلمیۃ/ تذکرۃ الموضوعات لطاھر الفتني: ص: ۱۱۷، ط: إدارۃ الطباعۃ المنیریۃ/ الأسرار المرفوعۃ في الأخبار الموضوعۃ المعروف بالموضوعات الکبریٰ: ص: ۳۶۱، ط: دار الأمانۃ/ کشف الخفاء ومزیل الإلباس للعجلوني: ۲/۳۴۱، ط: المکتبۃ العصریۃ/ الآثار المرفوعۃ في الأخبار الموضوعۃ لعبدالحي اللکنوي: ص: ۱۰۰، ط: مکتبۃ الشرق الجدید

25 رد المحتار: ۶/۴۳۰، ط: دار الفکر، بیروت

26 الاستذکار لابن عبدالبر: ۳/۳۳۱، ط: دار الکتب العلمیۃ، بیروت

27 فیض القدیر المناوي: ۲/۲۳۵، ط: المکتبۃ التجاریۃ الکبریٰ

28 التوسعۃ علی العیال لأبي زرعۃ، لأبي الفضل زین الدین العراقي: ص: ۲، ط: مخطوط نُشر في برنامج جوامع الکلم المجاني التابع لموقع الشبکۃ الإسلامیۃ

محرم کا مہینہ ان چار حرمت والے مہینوں میں سے ہے، جن کو اللہ تعالی نے آسمان و زمین کی پیدائش کے وقت ہی سے فضیلت بخشی، جیسا کہ سورۃ توبہ کی آیت میں ذکر ہے، اور اسی طرح تفصیل سے احادیث مبارکہ ذکر ہو چکی کہ یہود و نصاریٰ اور قریش مکہ بھی اس دن کو عظمت اور احترام والا سمجھتے تھے، اور خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن کی فضیلت بھی بیان فرمائی، اور اس دن روزہ رکھنے کو اجر کا باعث قرار دیا، جبکہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا سانحہ بہت بعد میں سن ۶۱ ہجری میں پیش آیا، تو یہ کیسے ممکن ہے کہ محرم اور عاشورہ کو فضیلت شہادت حسین رضی اللہ عنہ کی وجہ سے ہو، البتہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالی نے اپنے مقبول بندے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے لیے اس محترم و معظم دن کا انتخاب فرمایا، لہذا ماہِ محرم یا عاشورہ کو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی وجہ سے فضیلت حاصل نہیں ہوئی، بلکہ خود حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو اس دن شہید ہونے کی وجہ سے اور زیادہ فضیلت حاصل ہوئی۔[29]

محرم میں شادی کرنے کا حکم:

عرف عام میں بہت سی ایسی چیزیں موجود ہیں جن کی محرم الحرام سے نسبت کی جاتی ہے، اس میں ایک محرم الحرام میں شادی نہ کرنے کا رواج بھی ہے، آیئں فقہاء سے یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ شریعت مطہرہ کیا کہتی ہے۔؟

"ماہ مبارک محرم میں شادی وغیرہ کرنا نامبارک اور ناجائز سمجھنا سخت گناہ اور اہل سنت کے عقیدے کے خلاف ہے۔ اسلام نے جن چیزوں کو حلال اور جائز قرار دیا ہو، اعتقاداً یا عملاً ان کو ناجائز اور حرام سمجھنے میں ایمان کا خطرہ ہے۔"[30]

"محرم الحرام بھی سال کے دوسرے مہینوں کی طرح ایک مہینہ ہے، جس طرح سال کے دوسرے مہینوں میں شادی بیاہ کرنا جائز ہے، اسی طرح محرم میں بھی جائز ہے، کسی بھی دلیلِ شرعی سے حرمت و ممانعت ثابت نہیں۔ روافض اور شیعوں نے اس قبیح اور بے بنیاد مسئلہ کو لوگوں میں رائج کر رکھا ہے، مسلمانوں کے لئے لازم ہے کہ وہ اس بدعت کو ترک کر دیں۔"[31]

حضرت مولانا یوسف لدھیانویؒ ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں کہ:

"شریعت میں کوئی مہینہ ایسا نہیں جس میں شادی سے منع کیا گیا ہو۔"[32]

---

[29] الغنیۃ للشیخ عبد القادر الجیلانی: ۲/۹۳، ط: دار الکتب العلمیۃ

[30] فتاویٰ رحیمیۃ: ۲/۱۱۵، ط: دار الاشاعت

[31] فتاویٰ حقانیۃ: ۲/۱۰۰، دار العلوم حقانیۃ اکوڑہ خٹک

[32] آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۲/۵۲۹، ط: لدھیانوی

ماتم اور نوحہ کرنے کا حکم:

احادیث مبارکہ کی روشنی میں ''ماتم و نوحہ'' کا حکم جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔

۱۔ حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

''دو چیزیں ایسی ہیں جو کفر ہیں: ایک تو نسب میں طعنہ دینا، اور دوسرا میت پر نوحہ کرنا۔''[33]

۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ نے فرمایا:

''وہ ہم میں سے نہیں جو (مصیبت کے وقت) چہرے کو پیٹے، گریبان کو پھاڑے اور جاہلیت جیسا واویلا اور نوحہ کرے۔''[34]

احادیث مبارکہ میں واضح طور پر مصیبت کے وقت نوحہ کرنے، چیخنے چلانے، واویلا کرنے، جاہلیت جیسی باتیں کرنے، گریبان اور کپڑے پھاڑنے، چہرہ پیٹنے، چہرہ نوچنے اور ماتم کرنے جیسے، تمام غیر شرعی کاموں کی شدید مذمت اور ان سے متعلق سخت وعیدیں بیان کی گئی ہیں، اس لیے ایک مسلمان کو ان غیر شرعی کاموں سے اجتناب کرنا چاہیے۔

مجالس میں شرکت کا حکم:

عشرہ محرم میں مسلمان بھی ماتم کی مجلسوں میں شریک ہوتے ہیں اور تعزیہ کے جلوس کو دیکھنے کے لیے بڑے شوق سے جاتے ہیں یا ٹی وی، موبائل فون وغیرہ پر تعزیے اور ماتمی جلوس کا نظارہ کرتے ہیں، حالانکہ اس میں کئی گناہ ہیں:

ایک گناہ تو اس میں یہ ہے کہ ان مجالس اور جلوس میں شرکت کرنے سے دشمنانِ صحابہ اور دشمنان قرآن کے ساتھ مشابہت ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے کسی قوم سے مشابہت کی، وہ انہی میں شمار ہو گا۔''

دوسرا گناہ یہ ہے کہ دشمنان صحابہ کی تعداد بڑھتی ہے؛ جبکہ دشمنوں کی تعداد بڑھانا حرام ہے، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جس نے کسی قوم کی تعداد میں اضافہ کیا، وہ بھی انہی میں شمار ہو گا۔[35]

---

[33] صحیح مسلم: رقم الحدیث: ۲۲۷

[34] صحیح البخاري: رقم الحدیث: ۱۲۹۴

[35] کنز العمال، کتاب الصحبۃ من قسم الأقوال، ۹: ۲۲، رقم: ۲۴۷۳۵، ط مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت

تیسرا گناہ یہ ہے کہ جس طرح عبادت کا کرنا اور دیکھنا اور اس سے خوش ہونا باعثِ اجر و ثواب ہے، اسی طرح گناہوں کے کاموں کو بخوشی دیکھنا بھی گناہ ہے، ظاہر ہے کہ ماتم کی مجلس میں جانا اور تعزیہ نکالنا، یہ سب گناہ کے کام ہیں۔

چوتھا گناہ یہ ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہے، وہاں اللہ کا غضب نازل ہوتا ہے اور ایسی غضب والی جگہ پر جانا بھی گناہ سے خالی نہیں، غرض کہ ان مجلسوں اور جلوسوں سے بھی احتراز کرنا لازم ہے۔[36]

سیاہ لباس پہننا:

سیاہ لباس پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے، خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیاہ عمامہ، سیاہ چادر، سیاہ جبہ زیب تن فرمایا ہے۔[37] اس لیے سیاہ لباس پہننا منع نہیں، لیکن چونکہ محرم کے مہینے میں سیاہ رنگ کا لباس پہننا روافض کا شعار بن چکا ہے، اور وہ لوگ سیاہ لباس اظہار سوگ کی علامت کے طور پر پہنتے ہیں،[38] اس وجہ سے ان دنوں میں اس لباس کو ترک کرنا چاہیے، تاکہ روافض کے ساتھ مشابہت نہ ہو، لیکن جہاں روافض کے ساتھ مشابہت کا اندیشہ نہ ہو، تو ایسا لباس پہننا جائز ہے۔[39]

دسویں محرم کو کھچڑا، حلیم وغیرہ پکانا:

بعض لوگ محرم کی دسویں تاریخ کو کھچڑا، حلیم وغیرہ پکاتے ہیں۔

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس بارے میں "**البداية والنهاية**" میں لکھا ہے کہ:

"حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خوشی میں خوارج دسویں محرم کو مختلف اناج ملا کر پکاتے تھے۔"[40]

اس بات سے معلوم ہوا کہ اس دن کھچڑا پکانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے دشمنی رکھنے والوں کی ایجاد کردہ رسم ہے، اہل بیت سے الفت و محبت رکھنے والوں کو اس رسم سے بچنا نہایت ضروری ہے۔

---

36 احسن الفتاویٰ، ج: ۱، ص: ۳۹۴ط: ایچ ایم سعید

37 سنن أبي داود: رقم الحدیث: ۴۰۷۷/سنن أبي داود: رقم الحدیث: ۴۰۷۴/المستدرک علی الصحیحین للحاکم: ۲۰۹/۴، ط: دار الکتب العلمیۃ

38 مرقاۃ المفاتیح لملا علي القاري: ۴۵۶/۳، ط: دار الکتب العلمیۃ

39 عون المعبود شرح سنن أبي داود: ۱۱/۸۶، ط: دار الکتب العلمیۃ

40 البدایۃ والنہایۃ: ۸/۲۰۲-۵۹۹، ط: بیروت

پانی یا شربت کی سبیل لگانا:

بعض لوگ ماہ محرم اور بالخصوص دس محرم کو پانی اور شربت کی سبیل لگاتے ہیں اور راستوں پر بیٹھ کر گزرنے والے کو وہ پانی یا شربت پلاتے ہیں، تو اگرچہ پانی پلانا باعثِ ثواب اور نیکی کا کام ہے؛ لیکن اس ثواب کے کام کو صرف محرم کے مہینے کے ساتھ خاص کرنا اور اس مہینے کے اندر سبیل لگانے کو زیادہ اجر و ثواب کا موجب سمجھنا، بدعت اور ناجائز ہے۔[41]

محرم کے مہینے میں خصوصاً نویں، دسویں، گیارہویں تاریخ کو ایصال ثواب کے لیے کھانا پکانا:

ماہ محرم خصوصاً نویں، دسویں، گیارہویں تاریخ میں بعض لوگ کھانا پکا کر حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی روح کو ایصالِ ثواب کرتے ہیں، یہ طریقہ بھی بالکل غلط ہے، اور اس مروجہ طریقے میں کئی قباحتیں ہیں:

۱۔ جن ارواح کو ایصال ثواب کیا جاتا ہے، اگر ان کو نفع و نقصان کا مالک سمجھا گیا اور ان کے نام سے وہ کھانا پکایا گیا تو یہ شرک ہے، اور ایسا کھانا "**مَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ**" میں داخل ہونے کی وجہ سے حرام ہے۔

۲۔ عموماً یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جو چیز صدقہ میں دی جاتی ہے، میت کو بعینہ وہی ملتی ہے؛ حالانکہ یہ خیال بالکل باطل ہے، میت کو وہ چیز نہیں پہنچتی؛ بلکہ اس کا ثواب پہنچتا ہے۔

۳۔ ایصالِ ثواب میں اپنی طرف سے قیود لگائی گئی ہیں، مثلاً صدقہ کی متعین صورت یعنی کھانا، مہینہ متعین، دن متعین، حالانکہ شریعت نے ان چیزوں کی تعیین نہیں فرمائی ہے، جو چیز چاہیں جب چاہیں صدقہ کر سکتے ہیں، شریعت کی دی ہوئی آزادی پر اپنی طرف سے پابندیاں لگانا گناہ اور بدعت، بلکہ شریعت کا مقابلہ ہے۔[42]

---

[41] فتاوی عثمانی، ج: ۱، ص: ۱۲۲ ط: معارف القرآن

[42] احسن الفتاوی، ج: ۲، ص: ۳۹۲، ط: ایچ، ایم، سعید